صحنِ مسرت کے ترانے

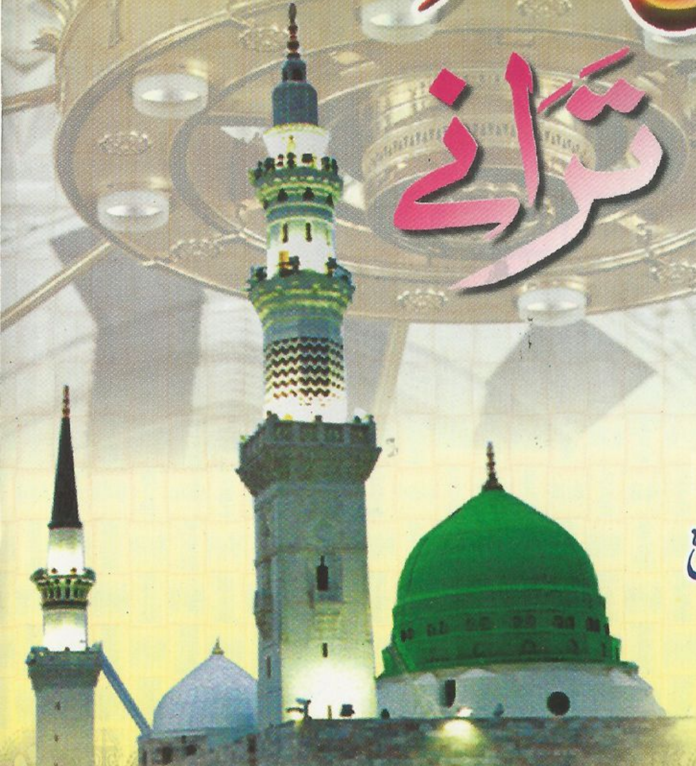

حافظ کرناٹکی

Rs.16/-

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi - 2
Phones : 23289786, 23289159 Fax :23279998 Res.: 23262486
E-mail : farid@ndf.vsnl.net.in Websites : faridexport.com, faridbook.com

صحنِ مسرّت

(ترانے)

08

حافظ کرناٹکی

c جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	''صحنِ مسرت''(ترانے)
مصنف	:	حافظ کرناٹکی
صفحات	:	٦٥
طبعِ اوّل	:	دسمبر2005
طبعِ دوم	:	اگست2006
طبعِ سوم	:	مارچ2010
بہ اہتمام	:	محمد ناصر خان

ملنے کا پتہ

فرید بک ڈپو(پرائیویٹ)لمیٹڈ

FAREED BOOK DEPOT(PVT)LTD

Corp. Off. 2158 M.P. Street, Pataudi House, Dariya Ganj, New Delhi-2

Phone : 23247075, 23289786, 23289159, Fax : 23279998 Res. : 23262486

e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in farid_export@hotmail.com

Website : www.faridexport.com www.faridbook.com

عرض ناشر

محمد ناصر خان

Printed at Farid Enterprises, Delhi-6

پیش لفظ

صحنِ مسرّت

اِنتہا خوشی ہوتی ہے اور میں ادارے کے پسِ منظر میں کام کرنے والے ذمہ داروں کے حوصلوں کو ترانوں کی شکل میں پیش کرنے سے آپ کو روک نہیں پاتا ہوں۔ اُردو زبان وادب میں اِظہاریت کے لیے بہت ساری اصنافِ سخن کا رواج عام ہے ہر صنفِ سخن کا اپنا اپنا مذاق اور آہنگ و اُسلوب ہے۔ ترانہ کوئی مخصوص صنفِ شاعری نہیں ہے۔ یہ نظم کی ایک قسم ہے جو اپنے مواد، لہجے، آہنگ دُور ہی سے بتا دیتی ہے کہ اِس کی تخلیقی رگوں میں جوشِ عمل اور اُولوالعزمی کا لہو دوڑ رہا ہے۔ ارادے کی پختگی اور حوصلوں کی مضبوطی ہی ترانے کی جان ہوتی ہے۔ ترانہ لکھنے کے لیے خاص طرح کی فکروعمل کا جذبہ ہونا بھی ضروری ہے۔ میں نے اب تک جتنے ترانے لکھے ہیں ان ہی جذبوں کے تحت لکھے ہیں۔ میں نے ان تعلیمی اور تہذیبی اداروں کے لیے بھی ترانے لکھے ہیں جنہیں مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب میں کسی تعلیمی ادارے میں جاتا ہوں اور اس کی کارکردگی سے آگاہی حاصل کرتا ہوں تو میں اندرونی طور پر تازہ دم ہو جاتا ہوں اپنی قوم وملت کے مستقبل کو تابناک محسوس کرنے لگتا ہوں اور میرے جذبات اپنے آپ ترانے کی شکل میں ڈھل جاتے ہیں۔ موجودہ عہد میں ایک خاص طرح کی ذہنیت کے لوگ مسلم تعلیمی اداروں پر اوچھے وار کر رہے ہیں۔ یہ بات اُن کی سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ دراصل یہی وہ ادارے ہیں جو ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک کی پیشانی سے جہالت کی کالک پونچھنے میں سب سے آگے ہیں۔ بعض لوگ صورتِ حال کی سنگینی سے اپنے ادارے بند کر دینے کی بات بھی سوچنے لگتے ہیں۔ ایسے حالات و ماحول میں جب میں کسی تعلیمی ادارے کو خود اعتمادی کے ساتھ اپنا فرض پورا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے بے اِنتہا خوشی ہوتی ہے اور میں ادارے کے پسِ منظر میں کام کرنے والے ذمہ داروں کے حوصلوں کو ترانوں کی شکل میں پیش کرنے سے آپ کو روک نہیں پاتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہر تعلیمی ادارے کا اپنا ترانہ ہو جو اس کے حوصلوں اور پختہ ارادوں کا غماز بنے۔ اگر کسی ادارے کی جانب سے ترانے کی تخلیق کی فرمائش کی جائے تو مجھے ان کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کرتے ہوئے مسرت ہوگی۔ نیز انہیں اس کتاب کے اگلے ایڈیشنوں میں شامل بھی کیا جائے گا۔ اُمید ہے کہ بچے اِس کتاب سے لطف حاصل کریں گے اور بڑے اپنے نیک مشوروں سے نوازیں گے۔

حافظؔ کرناٹکی

جنرل سیکریٹری، انجمنِ اطفال ریاستِ کرناٹک، پوسٹ باکس نمبر ۶، شکاری پور، شیموگہ، کرناٹک

فہرست

۱	مدارس کی دعا	۷
۲	ترانہ: مدینۃ العلوم	۱۰
۳	ترانہ: زبیدہ اسکول	۱۵
۴	ترانہ: زبیدہ للبنات	۱۹
۵	ترانہ: بیت العلوم، سندگی	۲۳
۶	ترانہ: زبیدہ خواتین اردو ڈی ایڈ کالج	۲۹
۷	ترانہ: فاطمہ للبنات، کوسہ، ممبئی	۳۰
۸	ترانہ: دار العلوم سعیدیہ،	۳۴
۹	وداعی نظم: عالیہ اولیٰ کی جانب سے	۴۳

۱۰	وداعی نظم: ناظمِ کی جانب سے	۴۴
۱۱	وداعی نظم: فارغات عالیہ ثانیہ کی جانب سے	۴۷
۱۲	وداعی نظم: چھوٹی بچیوں کی جانب سے	۵۰
۱۲	وداعی نظم: ملازمین کی جانب سے	۵۲
۱۴	وداعی نظم: معلمات کی جانب سے	۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدارس کی دعا

مالک ہے تو ہمارا، اے دو جہاں کے والی
تو ہی ہمارا آقا، اے دو جہاں کے والی
جنّ و ملک، فرشتے، چوپائے اور پرندے
کرتے ہیں ذکر تیرا، اے دو جہاں کے والی
یہ مدرسہ ہمارا ہے جان و دل سے پیارا
سب کچھ یہاں ہے تیرا، اے دو جہاں کے والی
ملت کی ترجمانی ہوتی ہے اس چمن سے
حق کا یہاں ہے چرچا، اے دو جہاں کے والی
اس مکتبِ ادب میں معصوم قلب والے
لیتے ہیں نام تیرا، اے دو جہاں کے والی

ماں باپ اور معلّم کی تو نے دی ہے نعمت
ہم پر ہو ان کا سا یہ، اے دو جہاں کے والی

یہ مدرسے ہمارے، ہیں حق کے استعارے
ہم پر کرم تو فرما، اے دو جہاں کے والی

مرنے سے پہلے یارب، کعبہ کی ہو زیارت
دیکھوں میں پھر مدینہ، اے دو جہاں کے والی

بانیٔ مدرسہ کو، جملہ اساتذہ کو
ہر وقت شاد رکھنا، اے دو جہاں کے والی

ہر خیر سے ہے جس نے تیرا چمن سنوارا
ہر دم بھلا ہو اُس کا، اے دو جہاں کے والی

عرشِ بریں کے مالک، ہر سو ہو خیر جاری
ہو مسخ شر کا چہرہ ،اے دو جہاں کے والی

اُمت ہے :خیرِ اُمّت ، پیارے نبی ؐ کی اُمت
مل جائے ان کا صدقہ، اے دو جہاں کے والی

یہ دین کا ادارہ ہے نور کا منارہ
اس پر کرم ہو تیرا اے دو جہاں کے والی

حافظ یہ مدرسے ہی اسلام کے ہیں قلعے
محفوظ ان کو رکھنا اے دو جہاں کے والی

ترانہ

مدینۃ العلوم

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے
یہ نور کا مسکن مدنی ہے
ہے علم و ادب کا گہوارہ
خوشبو کا آنگن مدنی ہے

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

ہم سوزِ وطن، ہم سازِ وطن
توحید کا نغمہ گاتے ہیں
ہم دین کا پرچم لہرا کر
اسلام کی شان دکھاتے ہیں

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

ایمان کی گرمی سے یارب
جب قلب مجلّٰی ہوتے ہیں
قرآں کی تلاوت سے ہر دم
اِنسان مصفّٰی ہوتے ہیں

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

ہم نورِ سحر، ہم ابرِ گہر
ہم بادِ بہاراں،عزمِ جواں
یہ گلشنِ مدنی ہے دیکھو
مغموم دلوں کی جائے اماں

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

ہم حسن و عمل کے شیدائی
ہو قلب و نظر بھی نورانی
جس خلق سے دل کو رنگ لیا
ہر نقش ہے اِس کا لافانی

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

ہم علم و عمل کی صبحِ حسیں
اسلام ہمارا دینِ متیں
اقبال یہاں کے روحِ رواں
اور ایوّب اس کے بانی ہیں

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

یہ علم و ادب کی نگری ہے
یہ اہلِ نظر کی دھرتی ہے
یہ اہلِ یقیں کا مرکز ہے
اور حلم و حیا کی بستی ہے

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

ہم امتِ سرورؐ خیرِ انام
یارب کرنا ہم پر انعام
اللہ کے ہیں محبوب نبیؐ
ہو اُن پہ درود اور لاکھوں سلام

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

ہو لب پہ سبھی کے صلِّ علیٰ
حافظؔ بھی رہے گا اس میں مگن
آباد ہمیشہ ہو یارب
یہ دینِ محمدؐ کا ہے چمن

ہم پھول ہیں مدنی گلشن کے

ترانہ

زبیدہ اسکول

ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے
مہکا ہوا اِس کا دامن ہے
ہر ذرّہ اِس کا سورج ہے
اور نور سے گلشن روشن ہے

ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے

یہ علم و ادب کا گہوارہ
ہم علم و ادب کے شیدا ہیں
ہے علم و ہنر کا مرکز یہ
ہم علم و ادب کے جویا ہیں

ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے

ہم اہلِ وطن، ہم جانِ وطن
ہم دیش کا نغمہ گاتے ہیں
یہ بزمِ زبیدہ شمعِ ادب
ہم اس کا ترانہ گاتے ہیں

ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے

دلکش ہے زُبیدہ کا دامن
یاں نور کے چشمے بہتے ہیں
یہ نور کے چشمے صافی ہیں
اب صلِّ علیٰ یہ کہتے ہیں

ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے

یہ شان ہے سیّدؔ و جوہرؔ کی
آزادؔ و ذاکرؔ و شوکتؔ کی
مولا یہ ترا گلزارِ حسیں
رفعت ہے تیری ہی عظمت کی

ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے

یہ علم و ادب کا گلشن ہے
یہ فکر و نظر کا مسکن ہے
یہ علم و ہنر کا مرکز ہے
جو علم و عمل سے روشن ہے

ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے

ہو حسن و عمل کی فکر ہمیں
دے علمِ حرا کا شوق ہمیں
یارب تو ہمارا ربِّ کریم
دے دینِ مبیں کا ذوق ہمیں

ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے

حافظؔ یہ کرم ہے ربّانی
ہے قلب و نظر بھی عرفانی
ہونٹوں پہ دعا یہ جاری ہے
یہ بزمِ ادب ہو نورانی
ہم گل ہیں زبیدہ گلشن کے

ترانہ

زبیدہ للبنات

یہ دین کا مہکا آنگن ہے
دیکھو یہ زبیدہ گلشن ہے
جس نور کے ہم ہیں شیدائی
اس نور سے گھر گھر روشن ہے

یہ دین کا مہکا آنگن ہے

ہم اہلِ وفا کا درپن ہیں
ہم لعل و گہر کا معدن ہیں
ہم باغِ نبیؐ کے پھول ہیں سب
ہم صدقِ وفا کے مخزن ہیں

یہ دین کا مہکا آنگن ہے

ہم اہلِ کرم، ہم اہلِ ہِمم
ہم اُمّتِ احمدؐ، خیرِ اُمم
ہم اہلِ چمن، ہیں اہلِ سخن
ہم اہلِ قلم، ہیں ابرِ کرم

یہ دین کا مہکا آنگن ہے

یہ فکر و نظر کی نگری ہے
یہ اہلِ خرد کا گہوارہ
یاں نور کی بارش ہوتی ہے
ہر ذرّہ یہاں کا مہ پارہ

یہ دین کا مہکا آنگن ہے

ہم قلب و نظر کا سنگم ہیں
مجروح دلوں کا مرہم ہیں
ہم قلبِ پریشاں کی راحت
اور دینِ نبیؐ کا پرچم ہیں

یہ دین کا مہکا آنگن ہے

ہر صبح یہاں کی ہے کامل
ہر شام یہاں کی وجدانی
یہ علم و ادب کا گلشن ہے
ہیں اس کی بہاریں نورانی

یہ دین کا مہکا آنگن ہے

یہ گلشن علمی ہو یارب
افسردہ دلوں کا نورِ یقیں
اس دور کی ظلمت میں تو بنا
دنیا کا ہمیں مہتابِ مبیں

یہ دین کا مہکا آنگن ہے

اخلاص کی دولت سے حافظؔ
کونین میں رتبہ ملتا ہے
آباد رہے یہ سر چشمہ
یاں نور کا دریا بہتا ہے

یہ دین کا مہکا آنگن ہے

ترانہ

بیت العلوم، سندگی

ہم خادمِ بیتِ نبویؐ ہیں
ہم طالبِ حکمتِ نبویؐ ہیں
ہم تابع اہلِ صفہ ہیں
ہم حافظِ سنتِ نبویؐ ہیں

ہم سازِ عجم، ہم سوزِ حرم
توحید کی نکہت لائے ہیں
یاں دین کی بجتی شہنائی
باطل کو مٹانے آئے ہیں

ہم اہلِ شریعت اہلِ سنن
ہم عاشقِ دین و ایماں ہیں

ہم نجمِ سحر، ہم نورِ نظر
ہم شاہِ اُممؐ کے درباں ہیں

ہم علم و عمل کی ثروت ہیں
ہم صدق و صفا کے خازن ہیں
الیاس و قاسم و اشرف کے
ہر خوابِ حسیں کے ضامن ہیں

اس حسنِ عمل کی بستی میں
انعام و جنیدی پلتے ہیں
امداد و رشید و طیب کی
راہوں پہ ہمیشہ چلتے ہیں

یہ بزم ہے بزمِ ایوّبی
عثمانؓ و علیؓ سا کام کیا
بیدار کیا ہشیار کیا
ایوّب نے اس کا نام کیا

یہ علم و عمل کا ہے دھارا
یہ مرکزِ دیں سب کو پیارا
ہر شئے ہے یہاں کی شہ پارہ
اقبال ہے رخشندہ تارہ

اسلام کی رفعت و عظمت سے
کاشانہ بنے گا سلطانی
کردار کی برکت سے حافظؔ
مرکز یہ لگے گا نورانی

ترانہ

زبیدہ خواتین

اردو ڈی ایڈ کالج

اک روز معلم ہوں گے ہم
اس قوم کے خادم ہوں گے ہم
مانندِ عبادت ہے تدریس
اور درس کے عازِم ہوں گے ہم

اک روز معلم ہوں گے ہم

دل اپنا لگا کے پڑھائیں گے
ہم علمِ دیں بھی سکھائیں گے
اب بن کے جدید معلم ہم
خود اپنا فرض نبھائیں گے

اک روز معلم ہوں گے ہم

سیکھیں گے ادب کو شوق سے ہم
اور ہوگا گوہربار قلم
سیکھیں گے طریقے درس کے جب
تعلیم کا خود تھامیں گے علم

اک روز معلم ہوں گے ہم

ہے اپنی بڑی ذمہّ داری
تعلیم و ہنر سے ہے یاری
تدریس کی سرگرمی سے اب
ہے طرزِ چیتنیا پیاری

اک روز معلم ہوں گے ہم

بچوں کو کھیل سے رغبت ہے
سرگرمی خوشی کی علامت ہے
خود ہوگی صلاحیّت ظاہر
ہر مشغلہ ایک ضرورت ہے

اک روز معلم ہوں گے ہم

یہ اپنا زبیدہ گلشن بھی
تربیت گاہِ معلم ہے
ہے فخر یہاں ہر طالب کو
ہر ٹیچر خود اک عالم ہے

اک روز معلم ہوں گے ہم

یارب یہ مہکتا آنگن ہو
شاداب زبیدہ گلشن ہو
ہر دھوپ کے موسم میں بھی یہ
بس علم و ادب کا ساون ہو

اک روز معلم ہوں گے ہم

حافظؔ یہ خدا کی عنایت ہے
جو ہم کو ملی اک نعمت ہے
قسمت سے کسی کو مل جائے
یہ قوم کی سچی خدمت ہے
اک روز معلم ہوں گے ہم

ترانہ

فاطمہ للبنات،

کوسہ، ممبئی

خوشبو سے معطّر داماں ہے
اور لب پر پارۂ قرآں ہے
ہم شمعِ نبیؐ کے پروانے
وحدت پر اپنا ایماں ہے
عرفان کا لعلِ بدخشاں ہے

یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

اِسلام ہے کیا سمجھا دیں گے
اغیار کا دل دھلا دیں گے
دنیا کے کونے کونے میں

پیغامِ نبیؐ پہنچا دیں گے
ایمان کا دیکھو درباں ہے

یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

پردے کا چلن سیکھا ہم نے
پاس اُمّت کا رکھا ہم نے
دامانِ حیا کو تھام لیا
وہ درسِ مبیں پایا ہم نے
اسلام کا دیکھو نگہباں ہے

یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

یاں دیکھو فضا روحانی ہے
اک اک لمحہ قرآنی ہے
لافانی ذاتِ خدا ہے بس
ہر چیز جہاں کی فانی ہے
ہم سب کے دلوں کا ارماں ہے

یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

ملتا ہے درسِ حدیث یہاں
ترتیل کا اک دلکش ہے سماں
ہر دل میں نورِ شریعت ہے
آیات سے وابستہ ہے زباں
ہر درد کا اپنے درماں ہے

یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

ہے علم وعمل کا یہ مسکن
ایماں کی بہاروں کا گلشن
شفّاف ہے دینی فضا ہر دم
ہر ایک کے دل کا ہے درپن
علمائے دیں کا ایواں ہے

یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

ہم سیکھتے ہیں تہذیبِ وفا
ہر لب پر دیکھو حق کی صدا
آتے ہیں فرشتے شام و سحر

اور کرتے ہیں اس کے حق میں دُعا
ہاں واقعی حاصلِ ایماں ہے
یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

ہم سب کی اقامت گاہ ہے یہ
تادیب کی جائے پناہ ہے یہ
ہر قلب کا نورِ عرفاں ہے
ایمان کی روشن راہ ہے یہ
تعلیم کی شمعِ فروزاں ہے

یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

یہ صوم وصلوٰۃ کا ہے جو مکاں
ہم دل کا سکوں پاتے ہیں یہاں
توصیف کہاں تک اس کی کریں
قاصر ہے اب ہم سب کی زباں
اسلام کا ایک دبستاں ہے

یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

اسلام کے سارے جیالوں کو
زر،دان میں دینے والوں کو
ہوتے ہیں نچھاور مذہب پر
اللہ رکھے متوالوں کو
اللہ کا اس پر فیضاں ہے

یہ گلشن ِفاطمہ نسواں ہے

ایوب یہاں کے ہیں بانی
اقبال کو کہیے گا ثانی
حافظ مجھے کہنا پڑتا ہے
ہے فاطمہ نسواں عرفانی

یہ مرکزِ علم و عرفاں ہے
یہ گلشنِ فاطمہ نسواں ہے

ترانہ

دارالعلوم سعدیہ، بنگلور

یہ دارالعلوم سعدیہ
سنتے ہیں یہاں سب حق کی صدا
سنت کا حسیں یہ گلشن ہے
نیکی کا مہکتا آنگن ہے
خورشید ہے ذرّہ ذرّہ یہاں
ملت کا عزم یہاں ہے جواں
توحید کے ہاتھوں میں ہے علم
باطل کا نہیں ہے کوئی غم
ہر لمحہ پاسِ رسالت ہے
ہونٹوں پر اپنے صداقت ہے

کعبہ ہے نگاہوں میں ہر پل
ہے عشقِ نبیؐ کی بھی ہلچل
ہر صبح یہاں نورانی ہے
ہر شام بڑی روحانی ہے
گونجے ہیں تلاوت کے نغمے
ہیں حق و رسالت کے چرچے
ہم دین کا پرچم تھامیں گے
تفسیر و حدیث کو جانیں گے
تجوید بھی ہے، ترتیل بھی ہے
قُرآن کی اب ترسیل بھی ہے
محفوظ ہو قرآں سینے میں
لطف آجائے گا جینے میں

خاروں کے لیے گلزار ہیں ہم
بس حق کے علمبردار ہیں ہم
نیکی کے فرشتے اُترتے ہیں
اور سارے شیاطیں ڈرتے ہیں
ہر سمت بدی کے اندھیرے ہیں
بادل بھی گنہ کے گھنیرے ہیں
ہر ایک بدی کو مٹائیں گے
اُلفت کا سبق دہرائیں گے
ہم دین کی شمع جلائیں گے
اندھیارے گنہ کے مٹائیں گے
ہیں گرچہ عجم کے مستانے
ہم سب ہیں حرم کے دیوانے

ہاتھوں میں سازِ وحدت ہے
آوازِ حق میں طاقت ہے
رکھتے ہیں جذبۂ قربانی
قوت ہے اپنی ایمانی
دیوبند کا فکری مکتب ہے
اب اس پہ کرم ترا یارب ہے
وہ عبدِ رحیم جو بانی ہیں
ایثار کی زندہ نشانی ہیں
آئے ہیں سعودؒ و نیرؒ بھی
دیتے ہیں دُعائیں اشرف علی
آداب سکھائے جاتے ہیں
عالم بھی بنائے جاتے ہیں

حافظ بھی بنائے جاتے ہیں
یہ شرع کے گوہر پاتے ہیں
ہر آن فرشتے اُترتے ہیں
دن رات دعائیں کرتے ہیں
ہے سعیدیّہ ہر دم حاضر
آئندہ نسلوں کی خاطر
ہو سُرخرو یہ لمحہ لمحہ
ہے اس پہ بزرگوں کا سایہ
سورج کی طرح یہ روشن ہو
تاروں سے دمکتا آنگن ہو
ہر طالبِ علم مثالی ہو
شان اس کی سب سے نرالی ہو

دنیا میں یہ شہرت پائے
روشن ہوں سب اس کے سایے
یہ دین کی خدمت کرتا رہے
ایمان کا ہی دم بھرتا رہے
یہ مدرسہ ہے حق کا مسکن
ہو رب کی رحمت سایہ فگن
ہوں اس کی شاخیں بھی قائم
شہرت بھی رہے اس کی دائم
اس مدرسہ کو مالک تو سدا
دشمن کی چشمِ بد سے بچا
حافظؔ کی ہے یہ رب سے دُعا
آباد رہے گلشن یہ سدا

وداعی نظم

عالیہ اولیٰ کی جانب سے

پہلے پہلے ہم یہاں آئیں تو گھبرائیں بہت
ہمنواؤ !تم سے بھی ملنے سے شرمائیں بہت
الوداع اے پیاری بہنواب محافظ ہے خدا
روتے روتے کررہی ہیں صبر کی ہم سب دعا
الوداعی نظم یہ چاہت کا اک اظہار ہے
اے بڑی بہنو! ہمیں تم سے نہایت پیار ہے
تم نے ہم کو لمحہ لمحہ اس قدر رکھا ہے شاد
دل سے اپنے دور جا بیٹھی ہے دیکھو گھر کی یاد
یاد ہیں، ساری نصیحت کی وہ باتیں ،یاد ہیں
آج ہم سب واقعی آمادۂ فریاد ہیں

ہم بھٹک جاتیں تو تم ہی راہ پر لاتیں ہمیں
ہر قدم پر درس سچائی کا دے جاتیں ہمیں
تم نے پھیلایا ہمارے دل میں اک چاہت کا نور
اپنے اندر تم سے ہی جاگا ہے اخلاقی شعور
کھانا پینا ،لکھنا پڑھنا، سب تمہارے ساتھ تھا
چلنے پھرنے بات کرنے کا مزہ دن رات تھا
چھوٹی بہنوں کو کہو کیسے بھلا پاؤ گی تم
روشنی بن کر ہر اک آنسو میں رہ جاؤ گی تم

وداعی نظم

ناظمِ کی جانب سے

لوگ کہتے ہیں مجھے ناظم مگر نادم ہوں میں
ہوں کہاں ناظم کہ خود اسلام کا خادم ہوں میں
تم یہاں سے جا کے دینِ حق کی دو تعلیم اب
کرنی ہے اُمّت کے شیرازے کی بھی تنظیم اب
طالباتِ دین ہو اور تم ہو میری بیٹیاں
مہکی ہیں تم ہی سے تو عفّت کے گھر کی کھڑکیاں
تم نے مضبوطی سے پکڑا دامنِ شرم وحیا
جا رہی ہو تم بچھڑ کر، اب نگہباں ہے خدا
تم نے کیا پردے کا بھی مفہوم سمجھا ہے بہت
دولت علمِ شریعت کو بھی پایا ہے بہت

لغزشوں پر ہی تمہاری کچھ سزائیں میں نے دیں
تم جو راہِ راست پر آئیں دعائیں میں نے دیں
آج میرے دل کو یہ ساعت بہت تڑپاتی ہے
جس طرح گھر سے کوئی بیٹی جدا ہوجاتی ہے
لے کے جاؤ مذہبی آدرشوں کو تم ساتھ ساتھ
ان سے بن جاتی ہے جیون کی کوئی بھی بگڑی بات
طالبو! اب میری ذمہّ داری پوری ہوچکی
ہو شریعت کے مطابق بس تمہاری زندگی
لڑکیاں رحمت خدا کی ہیں نبیؐ فرما گئے
اہمیت کیا صنفِ نازک کی ہے یہ بتلا گئے
کانٹے دینے والوں کو تم پھول ہی بانٹا کرو
راہ پر صبر و تحمل کی ہر اک لمحہ چلو

تربیت آئندہ نسلوں کی تمہارے ہاتھ ہے
عزمِ محکم ہے تو سمجھو رب تمہارے ساتھ ہے
جو عقیدت ہم سے ہے بڑھ جائے وہ کچھ کم نہ ہو
محفلِ غم ہی سہی، یہ محفلِ ماتم نہ ہو
ہو خدا حافظ تمہارا الوداع اے طالبو
تم جہاں جاؤ دعامیں یاد ہم سب کو رکھو

وداعی نظم

فارغات عالیہ ثانیہ کی جانب سے

تو یقیناً ہے ندائے حق زبیدہ للبنات
عمر بھر سر پر ہمارے ہو تری شفقت کا ہاتھ
ہم نے سیکھا ہے یہاں ہر لمحہ اسلامی شعار
دل سے اپنے دُھل گیا ہے سب گناہوں کا غبار
اس دبستاں سے ہمیں تہذیب جینے کی ملی
مذہبی تعلیم بھی ہم کو قرینے سے ملی
پڑھتے ہیں قرآن ہم تجوید سے، ترتیل سے
آگہی ہم کو ملی تفصیل سے تاویل سے
چھوڑ کر جائیں گے ہم اس دولت نایاب کو
یادد رکھیں گے مگر اس کے سبھی آداب کو

ہم سے سرزد ہوگئی ہیں غلطیاں جو بے حساب
درگزر کردیں ، کریں ہرگز نہ ان کا احتساب
غصّے میں ہر اک معلّم کے چھپا تھا سچا پیار
جھڑکیاں ان کی تھیں اپنے واسطے پھولوں کا ہار
مل کے کھانا، مل کے سونا، مل کے رہنا ، یاد ہے
مل کے ہنسنا، مل کے ہر دکھ سکھ کو سہنا، یاد ہے
اک ترانہ درد میں ڈوبا ہوا گاتے ہیں ہم
خوش رہواے ساتھیو! اس بزم سے جاتے ہیں ہم
ہاں معافی مانگتے ہیں اپنی گستاخی پہ آج
ہر ملازم، ہر طبّاخہ سے تھے کچھ بد مزاج

ہر مدرّس نے سبق سچ کا پڑھایا ہے ہمیں
ہم بڑے نادان تھے، دانا بنایا ہے ہمیں
ہم سزا پاکر بنے ہیں نیک طالبِ علم آج
ہم سے اخلاقِ مبیں سیکھے گا اپنا یہ سماج
وعدہ کرتے ہیں نہ بھولیں گے کبھی ہم آپ کو
یاد کرلیں گے کوئی مشکل ہوئی ہم آپ کو

وداعی نظم

طالبات کی جانب سے

جہاں بھی رہو تم، ہر اک حال میں
چراغِ شریعت جلاتے رہو
ہے اسلام ہی اک شجر، سایہ دار
تم اس سائے سے فیض اٹھاتے رہو
ردا فاطمہ کی ہے پاکیزہ تر
سبھی لڑکیوں کو اُڑھاتے رہو
قمر، واقعہ، کہف و یٰسین کی
کرو خود تلاوت، کراتے رہو
کُھلی گمرہی ہے یہ ٹی وی سنو
بچو خود بھی، سب کو بچاتے رہو
ہو ذکرِ خدا اور قولِ نبیؐ

زباں ،دل اِسی سے سجاتے رہو
جہاں بھی لگے بغض و کینے کی آگ
خلوص و کرم سے بجھاتے رہو
صلہ پڑھنے کا لازماً پاؤ گے
پڑھے ہو جو اس کو پڑھاتے رہو

وداعی نظم

ملازمین کی جانب سے

یہ مانا ادارے سے تم جارہی ہو
وداعی کے نغمے بھی تم گارہی ہو
یہ رونا رُلانا بہت ہے پرانا
حقیقت ہے کم اور زیادہ فسانہ
یہ خدمت کا موقع ملا تھا ہمیں بھی
جدا ہورہی ہو، جدا ہورہی ہو
وداع ہورہی ہو، جدا ہورہی ہو
پھر آنسو کے دانے یہ کیوں بورہی ہو
جدا ہورہی ہو، وداع ہورہی ہو

اگر ہم سے غلطی ہوئی پیاری بہنو
ہمیں معاف کرنا مری پیاری بہنو
خدا شاد رکھے اور آباد رکھے
کہ دنیا و عقبیٰ میں دلشاد رکھے

وداعی نظم

معلمات کی جانب سے

رکھی ہر لڑکی پہ ہم نے ناقدانہ اک نظر
اور ان کے دل میں رہتا تھا معلم کا بھی ڈر
بیٹیاں اپنی ہیں جانے والی ساری طالبات
آنکھ میں آنسو ہیں ہونٹوں پر جدائی کی ہے بات
راستے میں تم نہیں ہو واقعی منزل میں ہو
آج بچھڑو گے تو کیا؟ قائم ہمارے دل میں ہو
ہم سے کچھ غلطی ہوئی ہوگی کرو ہم کو معاف
اپنی جانب سے کرو اے جانے والو دل کو صاف
یہ ہدایت ہے تمہیں مربوط ہوں قول و عمل
زندگی میں جھوٹ کا دیکھو نہ ہو ہرگز دخل
ڈانٹ پلوائی تمہیں نیکی پہ لانے کے لیے

دین کے سچے اصولوں کو سکھانے کے لیے
تم نے ہم سے پائی ہے جو علم و فن کی روشنی
وہ نہ مدھم ہو زمانے کے اندھیرے میں کبھی
ایک دن جب تم پرائے گھر کی بن جاؤ بہو
تو شریعت اور سنت کی رکھو گی آبرو
علم و فن کی لے کے دولت جارہی ہو تم سبھی
بانٹنا دنیا کو تم فکر و نظر کی روشنی
تم نے تو نکتے بڑے نایاب سیکھے ہیں یہاں
وہ بڑے روشن ہیں جو آداب سیکھے ہیں یہاں
لاج رکھنا اپنے دینی مدرسے کی تم سدا
صنفِ نازک کو دیا اسلام نے اک مرتبہ